حوضِ کوثر

مدرس : پروفیسر محمد یونس جنجوعہ

عَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ : ((اِنِّیْ فَرَطُکُمْ عَلَی الْحَوْضِ مَنْ مَرَّ عَلَیَّ شَرِبَ وَمَنْ شَرِبَ لَمْ یَظْمَأْ اَبَدًا لَیَرِدَنَّ عَلَیَّ اَقْوَامٌ اَعْرِفُھُمْ وَیَعْرِفُوْنِیْ ثُمَّ یُحَالُ بَیْنِیْ وَبَیْنَھُمْ فَاَقُوْلُ اِنَّھُمْ مِنِّیْ فَیُقَالُ اِنَّکَ لَا تَدْرِیْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَکَ فَاَقُوْلُ سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ غَیَّرَ بَعْدِیْ)) (رواہ البخاری و مسلم)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’میں حوضِ کوثر پر تمہارا امیرِ ساماں ہوں (اور تم سے آگے جا کر تمہاری پیاس کا انتظام کرنے والا ہوں) جو میرے پاس پہنچے گا وہ آبِ کوثر سے پئے گا‘ اور جو اس کو پی لے گا پھر کبھی بھی وہ پیاس میں مبتلا نہ ہوگا۔ وہاں کچھ لوگ جن کو میں بھی پہچانوں گا اور وہ بھی مجھے پہچانیں گے‘ لازماً میری طرف آئیں گے‘ لیکن میرے اور ان کے درمیان رکاوٹ ڈال دی جائے گی (اور انہیں میرے پاس آنے سے روک دیا جائے گا) تو میں کہوں گا کہ یہ آدمی تو میرے ہیں‘ پس مجھے جواب دیا جائے گا کہ آپؐ کو معلوم نہیں ہے کہ انہوں نے آپؐ کے بعد کیا نئی نئی باتیں نکالیں‘ (اور دین میں کیا کیا رخنے ڈالے) تو میں کہوں گا کہ بربادی اور دوری ہو ان کے لیے جنہوں نے میرے بعد دین میں فرق ڈالا اور اس کو گڑبڑ کیا‘‘۔

اس حدیث میں حوض کا لفظ آیا ہے‘ جس سے مراد حوضِ کوثر ہے۔ الکوثر قرآن مجید کی ایک سورت ہے جس کی پہلی آیت ہے: ﴿اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ ﴾ یعنی ’’ہم نے آپؐ کو کوثر عطا کی‘‘۔ کوثر کا مطلب علماء و مفسرین ’’خیر کثیر‘‘ بتاتے ہیں کہ یہ خطاب رسول اللہ ﷺ کو ہے‘ جنہیں بہت سی بھلائیوں سے نوازا گیا ہے۔ ان بھلائیوں میں دنیا و آخرت کی بھلائیاں ہیں اور انہی بھلائیوں میں ایک بھلائی حوضِ کوثر کا عطیہ ہے جس سے قیامت کے دن آپؐ کو

وازا جائے گا۔

کوثر جنت کی نہر ہے جس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا۔ اس نہر کی کئی شاخیں ہوں گی۔ میدان حشر میں ایک بڑا حوض ہوگا جس کا پانی نہر کوثر سے آئے گا‘ یہی حوضِ کوثر ہے۔ رسول اللہ ﷺ روزِ محشر اس حوض پر موجود ہوں گے اور اپنے اُمتیوں کو حوضِ کوثر کا پانی پلائیں گے۔ اس پانی کی تاثیر ایسی ہوگی کہ جو ایک دفعہ پی لے گا اسے محشر کی طویل مدت میں پیاس نہیں لگے گی۔ حوضِ کوثر کی وسعت ایک ماہ کی مسافت ہے‘ یعنی ایک مسافر ایک ماہ میں جتنا فاصلہ طے کرتا ہے اتنی اس کی لمبائی ہوگی۔ یہ حوض مربع شکل کا ہے‘ اس کا طول وعرض برابر ہے۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیریں ہوگا۔ اس کی خوشبو مشک سے بھی بہتر ہوگی۔ اس کے کوزے انتہائی خوبصورت اور تعداد میں آسمان کے ستاروں کی مانند ہوں گے۔ یہ حوض رسول اللہ ﷺ کی اُمت کے لیے ایک بڑی نعمت ہوگا۔ بڑے خوش نصیب ہوں گے وہ لوگ جن کو رسول اللہ ﷺ کے ہاتھوں حوضِ کوثر کا پانی پینے کو ملے گا۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنْھُمْ۔ آمین!

مگر اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے یہ خبر بھی دی ہے کہ وہاں کچھ لوگ آئیں گے جنہیں میں بھی پہچانوں گا اور وہ بھی مجھے پہچانیں گے۔ وہ میری طرف (حوضِ کوثر کا پانی پینے کے لیے) آئیں گے‘ لیکن میرے اور ان کے درمیان رکاوٹ ڈال دی جائے گی۔ یعنی انہیں میرے پاس آنے سے روک دیا جائے گا۔ میں کہوں گا کہ یہ آدمی تو میرے ہیں‘ لیکن مجھے غیب سے جواب دیا جائے گا کہ آپؐ کو معلوم نہیں ہے کہ انہوں نے آپؐ کے بعد کیا نئی نئی باتیں نکالیں۔ اس پر میں کہوں گا کہ بربادی ہو ان پر جنہوں نے میرے بعد دین میں فرق ڈالا۔

گویا اُمت ہی کے کچھ افراد وہ بھی ہوں گے جو حوضِ کوثر کے پانی سے محروم رہیں گے۔ اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْنَا مِنْھُمْ۔ وہ لوگ کون ہوں گے؟ حدیث کے الفاظ بتاتے ہیں کہ وہ بدعات اختیار کرنے والے ہوں گے۔ انہوں نے دین میں نئی نئی باتیں شامل کی ہوں گی‘ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ پر دین مکمل کر دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے کامل بلکہ اکمل دین اُمت کے حوالے کیا ہے۔ قرآن مجید میں ہے:

﴿اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ط﴾ (المائدۃ:۳)

''آج کے دن میں نے تمہارے لیے تمہارے دین کو مکمل کر دیا اور تمہارے اوپر اپنی نعمت پوری کر دی اور میں نے تمہارے لیے دین اسلام پسند کیا۔''

عام فہم سی بات ہے کہ جس چیز کو اللہ نے مکمل کر دیا اور رسول اللہ ﷺ نے بلا کم و کاست اُمت کے حوالے کر دیا اس میں کمی بیشی کی کہاں گنجائش ہو سکتی ہے! ہاں ہر مکمل چیز میں کمی بیشی کی گنجائش موجود ہوتی ہے' مگر یہ ایسی چیزیں ہوتی ہیں جنہیں انسانوں نے مکمل کیا ہوتا ہے' انہیں دیکھ کر دوسرے لوگ کچھ خامیوں کی نشاندہی کر سکتے ہیں جنہیں بنانے والے بھی تسلیم کر لیتے ہیں' کیونکہ دنیا میں تو خوب سے خوب تر کا درجہ ہر وقت موجود رہتا ہے۔ مگر جس چیز کو ربّ العالمین مکمل کر دے اُس میں کمی بیشی کا امکان تو خارج از بحث ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ تو ہر طرح کے عیب اور نقص سے پاک ہے۔ یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی اُمت کو تنبیہ کر گئے کہ جو دین میں تمہارے سپرد کر کے جا رہا ہوں اس پر عمل کرنا اور اس میں کوتاہی نہ کرنا اور نہ ہی اس میں نئی نئی چیزیں داخل کرنا۔ بلکہ جو تمہیں دیا جا رہا ہے یہ کافی ہے۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو تم میں سے زندہ رہے گا تو وہ جلد ہی بہت اختلاف دیکھے گا' تو تم پر لازم ہے کہ میرے طریقے اور خلفائے راشدین کے طریقے کو مضبوطی سے پکڑ لو اور نئی نئی باتوں سے بچ کر رہو' کیونکہ ہر بدعت (نئی چیز) گمراہی ہے''۔ (ابوداوٗد' ترمذی)

یہی تعلیم ہمیں قرآن مجید میں دی گئی ہے کہ اللہ کی اطاعت کرو اور اُس کے رسولؐ کی اطاعت کرو۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے قول سے خلفائے راشدین کے عمل کو بھی معیاری قرار دے دیا۔ پس جو عمل رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں نہ تھا اور پھر خلفائے راشدین کے تیس سالہ دور میں بھی موجود نہیں تھا وہ دین کا کام کیسے شمار ہو سکتا ہے! کیونکہ اگر بعد کے ایجاد کردہ عمل کو بھی دین میں شامل کر لیا جائے تو یقیناً یہ بدعت ہے اور ایسا کرنے والا دین میں اضافے کا مرتکب ہے۔

نیک نیتی اور خلوص کے ساتھ عمل کرنے کے لیے سنت رسولؐ اور سنت خلفائے راشدین کافی ہے اور دین میں مزید کسی طرح کے اضافے کی ہرگز حاجت نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں خالص دین پر عمل کرنے کی توفیق دے اور ہر طرح کی بدعات سے دور رکھے' جو دین اسلام کا حصہ قطعاً نہیں ہیں۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں روایت کردہ حدیث صحت کے لحاظ سے بلند ترین درجے کی حدیث ہوتی ہے' اور زیر درس حدیث صحیحین سے لی گئی ہے۔ اس کی اہمیت کے پیشِ نظر اس پر عمل کرنا ضروری ہے' تا کہ حوضِ کوثر کے پانی سے محروم لوگوں میں شمولیت کا امکان نہ رہے۔ ○○